سوال

(217) یکم ذوالحجہ سے نوذوالحجہ تک کے روزے رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم ذوالحجہ سے نوذوالحجہ تک روزے رکھنے جائزہیں، کیا اسلاف سے یہ عمل ثابت ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد گرامی ہے: ''ان دنوں ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کوبہت پسند ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! دوسرے دنوں میں جہاد بھی ان دنوں کے نیک عمل سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا، آپ نے فرمایا: ''ان دنوں نیک عمل دوسرے دنوں میں جہادفی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے، ہاں، اس شخص کی فضیلت زیادہ ہے جواللہ کے راستہ میں جہاد کےلئے نکلے اوراپنی جان اورمال سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کردے اورکچھ بھی لے کرواپس نہ آئے۔''[مسند احمد، ص:۲۲۴، ج۱]

اس حدیث سے معلوم ہواکہ ان دنوں ہر نیکی کا کام کیاجاسکتا ہے جن میں روزے رکھنا بھی شامل ہے، اگرچہ ان دنوں

روزے رکھنا عملی طورپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، تاہم مذکورہ حدیث کے پیش نظر نفلی روزے رکھے جاسکتے ہیں۔ صحیح بخاری میں بیان ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن کاروزہ رکھا، اللہ تعالیٰ سترسال کی مسافت تک اس کے چہرے کوآگ سے دورکردیں گے۔ [صحیح بخاری، الجہاد:۲۸۴۰]

اس حدیث کے عموم سے ذوالحجہ کے پہلے نودنوں کے روزے رکھنے کاجواز معلوم ہوتا ہے، سنن ترمذی میں ایک حدیث ہے، ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کوبہت محبوب ہے۔ ان میں ایک دن کاروزہ سال کے روزوں کے برابر ہے ایک رات کاقیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ [ترمذی، الصوم:۷۵۸]

سند کے اعتبار سے یہ حدیث ضعیف ہے، جیساکہ امام ترمذی نے وضاحت کی ہے لیکن بطورتائید پیش کی جاسکتی ہے، البتہ نویں ذوالحجہ کاروزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال گزشتہ اورایک سال آیندہ کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔'' [صحیح مسلم، الصوم:۲۷۴۷]

البتہ حج کرنے والے حضرات یوم عرفہ، یعنی نویں ذوالحجہ کاروزہ نہ رکھیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران حج اس دن کاروزہ نہیں رکھا تھا۔ [صحیح بخاری، الصیام:۱۹۹۸]

ہمارے رجحان کے مطابق ذوالحجہ کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھے جاسکتے ہیں احادیث کے عموم سے جواز معلوم ہوتا ہے، اگرچہ عملی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دنوں روزے رکھنا ثابت نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:244